Fikr-o-Nasar (Islamabad) 26:2 (1988)© rasailojaraid.com

تعارف کتب

نام کتاب : خود نوشت سوانح حیات نسّاخ
مؤلف : عبدالغفور نسّاخ
ترتیب و تصحیح : عبدالسّبحان
ناشـــر : ایشیاٹک سوسائٹی ، کلکته
صفحات : ۲۱۲ + ۲۰
سال اشاعت : ۱۹۸٦ء
قیمـــت : ٦۰ روپیه

عام طور سے خود نوشت سوانح حیات سے لکھنے والے کے اپنے حالات زندگی اور خاندان وغیرہ کا علم ھوتا ہے لیکن نسّاخ کی خود نوشت سوانح حیات کی ایک بڑی خوبی یه ہے که اس سے نه صرف ان کے اپنے زندگی کے کوائف کا پته چلتا ہے، بلکه انیسویں صدی میں غیر منقسم بنگال کے مسلمانوں کی نشاۃ ثانیه پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اس لحاظ سے یه خود نوشت سوانح حیات خصوصی اهمیت کی حامل ہے۔

مولوی عبدالغفور تخلص نسّاخ کا شمار غیر منقسم بنگـال کے مشاهیر ادباء و شعراء میں ھوتا ہے۔ وہ بجا طور پر بنگال میں ,,بابائے اردو شاعری،،کہلاتے ھیں ۔ بنگال میں اردو ادب کی خدمات کے حواله سے وہ ایک عظیم مقام کے مالک ھیں ۔ وہ کلکتا میں یکم شوال ۱۲۴۹ھ مطابق ۳۱ جنوری ۱۸۳۴ء کو پیدا ھوئے اور انھوں نے کلکتة

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں ۵۵ سال کی عمر میں ۱۴ جون ۱۸۸۹ء کو انتقال کیا وہ مشرقی بنگال (حالیہ بنگلہ دیش) کے ایک قاضی خاندان سے تعلق رکھتے تھے -

ان کے بقول ان کے مورث اعلی حضرت خالد ابن ولیدؓ تھے ـ ان کے اجداد بغداد میں رہتے تھے ـ ان میں شاہ عین الدین ۱۰۳۲ھ میں جب شاہ عباس صفوی شاہ ایران نے بغداد کو محاصرہ کر کے فتح کیا جہانگیر کے دور میں دھلی چلے آئے ـ ان کا انتقال ۱۰۴۱ھ میں دھلی میں ھوا ـ ان کے والد قاضی عبدالرسول کو شاھجہان نے سرکار فتح آباد چکلا بھوسنه وغیرہ ضلع فریدپور درمیان ممالک بارہ بھوئیاں بنگال میں قاضی مقرر کیا ان کی اولاد بھی عہدہ قضا پر مامور رھی اور اس علاقه میں باعزتّ زندگی بسر کرتی رھی ـ

نسّاخ کے بڑے بھائی نواب عبداللطیف سی آئی ای (متوفی ۱۸۹۳ء) اپنے وقت کے ممتاز ماھرین تعلیم اور افسران اعلی میں سے تھے ـ ان کے والد قاضی فقیر محمد اپنے زمانے کے مشہور وکیل تھے ـ انہوں نے ۱۸۱۶ء میں اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر کلکتہ میں مستقل سکونت اختیار کرلی اور وھاں صدر دیوانی عدالت میں ۲۸ سال تک وکیل رھے ـ ان کی فارسی کتاب ,,جامع التواریخ،، اپنی صحت، اختصار اور ادبی خوبیوں کے لئے مشہور ہے ـ

نسّاخ کو عربی فارسی اردو پر کامل تسلّط حاصل تھا ـ انہیں انگریزی اچھی طرح آتی تھی اور تھوڑی بنگالی اور ھندی بھی جانتے تھے ـ انکی تعلیم کے بارے میں تفصیلات معلوم نہیں ـ وہ نومبر ۱۸۵۳ء سے کوئی اچھی ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کر رھے تھے یہاں تک ۱۸۶۰ء میں اپنے بڑے بھائی کی سفارش اور اپنے خاندان کی شہرت کے باعث ڈپٹی مجسٹریٹ کی جگہ حاصل کرنے میں کامیاب ھو گئے ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ بریسال، ہاوڑہ، راجشاہی، بانکا (بھاگلپور)، سارن (چھپرا)، مونگیر، سلہٹ، ڈھاکہ، بیربھرم، ہوگلی، مدنی پور اور منشی گنج کے شہروں میں اسی عہدہ پر فائز رہے ـ چار بار دھلی گئے جہاں ان کی یادگار ملاقات مرزا غالب سے بھی ہوئی ـ اهل دھلی کے بارے میں وہ لکھتے ھیں : ,,دھلی کے لوگ عموماً اچھے ھیں ـ ان کے دل زبان ایک ہے،، (ص ۹۵) ـ وہ لکھنو بھی گئے جہاں کے لوگوں کے متعلق وہ لکھتے ھیں : ,,یہاں کے اکثر لوگ زبانی محبت دکھلاتے ھیں لیکن دل میں کچھ نہیں ہے ـ لکھنو کے لوگ باتیں خوب بناتے ھیں ،، (ص ۹۷)

فاضل مرّتب کے مقدمه سے پته چلتا ہے که نسّاخ فروری ۱۸۸۹ء میں ۵۵ سال کی عمر میں ریٹائر ہو گئے اور اسی سال ۱۴ جون کو انتقال کر گئے اور جنوب مشرقی کلکته میں پارک سرکس میدان کے جنوب میں ایک قطعه زمین میں دفن ہوئے ـ

نسّاخ کا تعلق سنّی حنفی مذھب سے تھا وہ اپنے عقائد میں بڑے کٹّر تھے ، لیکن دوسرے عقائد کے لوگوں کا بھی ہر طرح احترام کرتے تھے ـ ان کا کچھ میلان تصوف کی طرف بھی تھا اور اپنے وقت کے صوفی بزرگوں کی خدمت میں کبھی کبھی بڑی ارادت سے حاضری دیتے تھے ـ محرم میں تعزیه داری میں حصه لینے کے لئے بعض شہروں میں بھی جاتے تھے ـ

ان کو علم نجوم ، جفر، رمل اور عملیات سے خاص دلچسپی تھی (ص ۲٦ ـ ۲۸) ـ وہ بعض لوگوں کے لئے تعویز بھی لکھ کر دیتے تھے ـ (ص ۲۸، ۸٦) اور بعض اوقات علم نجوم سے بعض مقدمات کے فیصلے کرتے تھے (ص ۵۳) ـ کچھ لوگوں کو عمل بھی بتاتے تھے (ص ۱٦۳) اور بعض بزرگوں کی کرامات کے عینی شاھد تھے (ص ۱٦۷)ـ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ کھیلوں میں شطرنج کے علاوہ پچسیی، گنجفہ، تاش ، داما (؟) بھی کھیلتے تھے اور کبڈی اور کرکٹ میں اپنے مدرسہ میں سب سے بہتر تھے ۔ (ص ۳۷) .

ان کے چار اردو دیوان ,,دفتر بسمل" ، ,,اشعارِ نسّاخ"، ,,ارمغان" اور ,,ارمغـانی" کے علاوہ ,,گنج تـواریخ" اور ,,انتخاب نقص دبیروانیس" ان کی زندگی میں شائع ہو چکے تھے البتہ ان کی ,,خود نوشت سوانح حیات" جس کا اشتہار ان کے تیسرے دیوان ,,ارمغان" مطبوعہ ۱۸۸۶ء میں چھاپا گیا تھا، ان کی زندگی میں شائع نہیں ہو سکی تھی اور اب کلکتہ سے شائع کی گئی ہے۔

نسّاخ بڑے مردم شناس تھے اور جن جگہوں پر رہے، وہاں کے لوگوں کے بارے میں انہوں نے بڑی دلچسپ آراء کا اظہار کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے مختلف جگہ کے لوگوں کا دقیق مطالعہ کیا تھا۔

دھلی اور لکھنو کے لوگوں کے بارے میں ان کی رائے سطور بالا میں دی جا چکی ہے۔ اھل بریسال کے بارے میں لکھتے ھیں :

,,بریسال میں جتنے پیچیدہ اور مشکل مقدمات میـں نے دیکھے آجتک ایسـا مقدمـہ کہیں دیکھا نہیں ۔ وھاں جعل کی بڑی کـثرت ہے ۔" (ص ۶۴

سلہٹ وغیرہ پورب کے ضلع کے لوگوں کے متعلق لکھتے ھیں :

,,سلہٹ ، بریسال وغیرہ پورب کے ضلع کے لوگوں کو نہ خدا کا خوف ہے ، نہ رسول کا خوف ہے، نہ آدمیوں کا خوف ہے اور نہ محبت ، نہ مروت کچھـ نہیں ۔ زن و شوھر میں، باپ بیٹی میں ، ماں بیٹی، بھائی بھائی میں، بھوبھو میں جو محبت ھونا چاھئیے نہیں ہے۔ سب کو فقط روٹی کی فکر ہے ہر شخص چاھتا ہے کہ جو کچھـ ہے میرے ھاتھـ آوے اور دوسرے عزیز و اقرباء میرے دست نگر ھوں ۔ بیشتر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لڑکے اپنے والدین کو ستاتے ھیں ـ بیشتر مرد اپنی زوجه کے کابین کی فکر میں رھتے ھیں ـ جب پاتے ھیں پھاڑ ڈالتے ھیں،، (ص ۱۲۸)

اھل ڈھاکه کے متعلق ایک دلچسپ بات لکھتے ھیں :

,,ڈھاکه میں طلاق بالخیار کا بڑا رواج ہے یعنی عورتوں کے ھاتھ میں طلاق ہے اور اگرچه شرعاً جائز ہے ، لیکن بعض محل و موقع پر اس سے بڑے فساد اٹھتے ھیں ـ یه رواج سلہٹ میں بھی ہے مگر کم ہے اور سلہٹ والے ڈھاکه والوں کے مقلّد ھیں ـ میں نے دھلی سے سلہٹ تک اور کہیں یه بات دیکھی نہیں،، (ص ۱۲۸)

اسی طرح اھل ڈھاکه کے بارے میں ایک اور جگه لکھتے ھیں :

,,اس ملک میں مسلمانوں میں نماز بہت ہے اور روزہ بہت ہے ـ حج بہت ہے ـ نکاح بہت ہے ـ طلاق بہت ہے یعنی شرعی کام بہت مروج ہے ـ صرف ذرا ایمان نہیں ہے ،، (ص ۱٦۲)

نسّاخ اگرچه اردو زبان کے بڑے استاد تھے اور اردو نثر لکھنے یا اردو شعر کہنے میں دھلی اور لکھنو دونوں کی پیروی کرتے تھے اور حتی که اپنی کتاب ,,نقص انتخاب دبیروانیس،، میں انہوں نے انیس اور دبیر جیسے استادوں کی غلطیاں نکالی ھیں، لیکن بہت سی جگه محاورات اور روزمرّہ کی زبان کے استعمال میں ان سے لغزشیں ھوئی ھیں ـ مثلاً :

کہیں فاعل کے جمع ھونے کے باوجود فعل واحد لاتے ھیں جیسے :

وہ اور میں ایک بچھونے پر سوتا تھا ـ (ص ۴)

,,ایک پر میں اور میرا بھانجا ... سیر کرتا تھا،، ـ (ص ۵)

,,میر صاحب اور میں ... روانه ھوا ـ (ص ٦۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

,,تین غزلیں ... لکھی،، ۔ (ص ۷۱)
,,بیشتر طوائف بلائی گئی تھی،، . (ص ۱۵۵)
,,باتیں یاد نہیں ہے،، ۔ (ص ۱۲۰)
اسی طرح بعض جگہ محاورے کی غلطیاں نظر آتی ہیں جیسے:
,,میں نے میرے دوست،، (ص ۱۷۴) بجائے میں نے اپنے دوست ۔
,,رخصت لئیے،، (ص ۱۷۵) بجائے رخصت لی ۔ ,,کھوئی،،
(ص ۸۷) بجائے کھویا
,,اسامی،، (ص ۱٦۸، ۱٦۹، ۱۷۷) بجائے ملزم، ,,مہلوک،،
(ص ۱٦۸، ۱٦۹) بجائے مقتول .
,,یکتا لیسواں،، (ص ۱٦۳) بجائے اکتالیسواں
,,میں نے سیکھنے کو چاھا،، (ص ۸) بجائے میں نے سیکھنا چاھا
,,سر نو سے،، (ص ۱۱۴) بجائے از سرنو .
,,اضطرار (ص ۱۲۵) بجائے اضطراب اور ,,مضطر،، (ص ۲۳ ،
۲۴ وغیرہ) بجائے مضطرب .
,,آدمیت (ص ۱۳۲) بجائے مروت ،، ,,زبان بندی،، (ص ۱۱۰،
۱۱۲ وغیرہ) بجائے بیان .
,,تعظیم دی،، (ص ۱۳۹) بجائے تعظیم کی ،
,,میرا امتحان پاس ہوا،، (ص ۱۵، ۲۲، ۵۷) بجائے میں نے
امتحان پاس کیا ۔
,,بندوق تلوار خوب لگاتے تھے،، (ص ۱۳۳) بجائے بندوق تلوار
خوب چلاتے تھے ۔
,,ھتھیار دیدیا،، (ص ۲۳) بجائے ھتھیار ڈالدئے ۔ وغیرہ
اسی طرح ,,نہیں،، کو بہت سی جگہ بجائے فعل کے پہلے لانے
کے فعل کے بعد لاتے ھیں جیسے :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

,,آگے اس کے یہاں کبھی ایسا واقعہ ہوا نہیں،، ۔ (ص ۱۵۴)
,,مجسٹریٹ نے اس پر عمل کیا نہیں،، ۔ (ص ۱۵۴)
,,نکاح اس عورت کے ساتھ پڑھایا نہیں،، ۔ (ص ۱۵۴)
,,ایسا خربزہ کبھی کھانے میں آیا نہیں،، ۔ (ص ۱۷۰) ۔ وغیرہ

نسّاخ نے اس کتاب میں اس زمانے کے بعض معاشی اور سیاسی حالات پر بھی روشنی ڈالی ہے مثلاً ۱۸۵۷ء کے غدر کے بارے میں بعض مفید معلومات کلکتہ کے حوالے سے دی ھیں (ص ۲۳، ۲۴) ، جو چشم دید ہونے کی وجہ سے بہت اھمیت کی حامل ھیں ۔

اس کتاب میں مصنف نے جو اپنی زندگی کے واقعات و حالات لکھے ھیں انسے ان کی اپنی جو تصویر ابھر کر آئی ہے وہ ایک نہایت پارسا اور بے نقص شخصیت کی ہے اور مصنف نے اپنی زندگی کے صرف ایسے واقعات کا ذکر کیا ہے جو ایسی تصویر کشی میں ممد و معاون ہو سکیں اور کہیں اپنی کمزوریوں کی طرف اشارہ نہیں کیا جو اکثر انسانوں میں پائی جاتی ھیں ۔ صرف کہیں کہیں فحوای کلام سے انکی بعض کمزوریوں کی طرف اشارات ملتے ھیں جیسے : افیون کھا کر چھوڑ دینا (ص ۴۰) ، بی مشتری کا نواب عبدالغنی کے ہاں انکی چند غزلیں گانا،، (ص ۱۵۵ ۔ ۱۵۸) جس کے بارے میں رضا علی وحشت نے ماھنامہ ,,جادو،، ڈھاکہ میں لکھا ہے کہ دونوں کا تعلق بدوجۂ عشق پہنچ گیا تھا ۔ (حاشیہ ، کتاب ھذا ص ۱۵۷)

اس کتاب کا واحد نسخہ جو اس کتاب کی بنیاد ہے ناقص الآخر ہے اور ص ۱۷۸ پر یہ خود نوشت سوانح حیات اس نامکمل عبارت پر ختم ھوتی ہے : ,,اس میں ایک بزرگ نے ہم لوگوں سے مخاطب ھو کے ....،، اس سے پتہ چلتا ہے کہ یا تو خود نسّاخ اپنی زندگی میں اس کتاب کو مکمل نہیں کر سکے یا اس کے بعض اوراق بعد میں گم ھو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گئے ۔ بقول مصحح، اس کتاب کے بعض اندرونی صفحات بھی غائب ھیں اور صفحات کے نمبر بھی قلمی نسخہ کو اشاعت کیلئے ترتیب دیتے وقت مصحح نے ڈالے ھیں ۔

مختصر یہ کہ یہ کتاب مصنف کی اپنی سوانح حیات کے علاوہ اس زمانے کے معاشرتی سیاسی اور ادبی حالات کے نقطہ نظر سے بھی اھمیت رکھتی ہے اور ہر دو لحاظ سے مطالعہ کرنے والوں کے لئے دلچسپی کا خاصا سامان مہیا کرتی ہے ۔

سید علی رضا نقوی

★

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com